REGD No. L. 5254

268

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

بدھ / پنجشنبہ

خطبہ نمبر ۱۳

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۰ امان ۱۳۳۶ ہش | ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۵۷ء | نمبر ۶۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۹ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) میں احمدیہ مسجد کی تعمیر پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

زیادہ سے زیادہ افراد کو احمدیت میں داخل کرنے کی کوشش کرو۔ تا کہ مسجد کی رونق میں اضافہ ہوتا چلا جائے

ربوہ ۱۹ مارچ۔ ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) میں ایک عظیم الشان احمدیہ مسجد کی تعمیر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک بصیرت افروز پیغام بذریعہ تار ارسال فرمایا ہے۔ جس میں حضور اقدس نے یہ نصیحت فرمائی ہے۔ کہ اس مسجد کی عزت و حرمت کو برقرار رکھنے کی خاطر اس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں نمازیں ادا کرو۔ اور تبلیغ اسلام کو وسیع کرو۔ تا کہ مسجد کی رونق میں اضافہ ہوتا چلا جائے۔

یہ مسجد حال ہی میں ٹانگانیکا کے دارالحکومت دارالسلام میں ایک لاکھ شلنگ کے خرچ سے تعمیر ہوئی ہے۔ اور ۵ مارچ کو اس کی تقریب افتتاح عمل میں آئی۔ جبکہ احباب جماعت اور شہر کے غیر مسلم معززین کا ایک بہت بڑا اجتماع ہوا۔ اور پر سوز دعاؤں کے ساتھ مسجد کا افتتاح کیا گیا۔

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے مقامی جماعت کی طرف سے حضور اقدس کی خدمت میں پیغام ارسال کرنے۔ اور مسجد کا نام تجویز کرنے کی درخواست کی تھی، جسے حضور نے ازراہ کرم منظور فرمالیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"مسجد کا نام "السلام" رکھا جائے۔ مسجد کی عزت و حرمت ہمیشہ برقرار رکھو۔ اس میں ہمیشہ نماز باجماعت ادا کرتے رہو اور زیادہ سے زیادہ افراد کو اسلام اور احمدیت میں شامل کرنے کی کوشش کرو۔ تا کہ اس مسجد کی رونق میں اضافہ ہوتا چلا جائے۔ حتیٰ کہ تمہیں اس سے بھی بڑی مسجد بنانے کی ضرورت محسوس ہو۔

یاد رکھو کہ کوئی مسجد مسجد نہیں کہلا سکتی جب تک کہ وہ زیادہ سے زیادہ نمازیوں کو اپنی طرف نہ کھینچے۔ اور مزید مسجدیں بنانے کی محرک نہ ہو خدا کرے کہ یہ مسجد بھی ایسی ہی ثابت ہو۔ میں یوگنڈا کے علاقہ میں بھی مسجد کی تعمیر کی خوشخبری سننے کا منتظر ہوں" خلیفۃ المسیح ربوہ

رخصتانہ کے موقعہ پر مدعوین کو چائے وغیرہ پیش کرنا جائز ہے

کوئی شخص اس موقعہ پر اپنی استطاعت کو نظر انداز کر کے کسی طرح اسراف نہ کرے

ربوہ ۔ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۵۷ء کو مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صاحبزادی جمیلہ شمس کی تقریب رخصتانہ کے موقعہ پر مجلس افتاء کا حسب ذیل فتوے جس کی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تصدیق فرمائی ہے پڑھ کر سنایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدکم اللہ بنصرہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج (مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۵۷ء) بعد نماز عصر مجلس افتاء کا اجلاس ہوا۔ رخصتانہ کے موقعہ پر لڑکی والوں کی طرف سے مدعوین کی سرسری سی تواضع کے معاملہ پر غور کیا گیا۔ احادیث نبویہ امت کے دستور العمل اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت کے واقعات کے پیش نظر قرار پایا کہ تقریب رخصتانہ ایک خوشی کی تقریب ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اسی نوعیت سے سرانجام دینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ مگر لوگ اسراف کر کے زیر بار ہوتے تھے۔ اس لئے اس پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ حالات کا جائزہ لینے کے بعد نتیجہ یہی ہے کہ رخصتانہ کے موقعہ پر مدعوین کو معمولی طور پر اسراف و فضول خرچی سے اجتناب کرتے ہوئے چائے وغیرہ پیش کرنا جائز ہے۔ دعوت طعام ناپسندیدہ ہے۔ جماعتی طور پر یہ پابندی لگائی جائے کہ کوئی شخص اس موقعہ پر اپنی استطاعت کو نظر انداز کر کے کسی طرح سے اسراف نہ کرے۔

(۱) ملک سیف الرحمن مفتی سلسلہ احمدیہ (۲) ابو العطاء جالندھری رکن مجلس افتاء (۳) جلال الدین شمس رکن مجلس افتاء (۴) (قاضی) محمد نذیر رکن مجلس افتاء (۵) محمد احمد جلیل رکن مجلس افتاء (۶) خورشید احمد شاد رکن مجلس افتاء (۷) مرزا عبد الحق رکن مجلس افتاء

حضور اقدس نے فتوے ملاحظہ کر کے تحریر فرمایا۔ "درست ہے" ۵۷-۳-۱۷

کشمیر میں غیر جانبدار رائے شماری ضروری ہے

برطانوی ارکان پارلیمنٹ کا بیان

کراچی ۱۹ مارچ۔ برطانوی پارلیمنٹ کے دو ارکان مسٹر بینٹ (کنزرویٹو) اور مسٹر ٹامنی (لیبر) نے کشمیر کی صورت حال کا موقعہ پر جائزہ لینے کے بعد کہا ہے کہ تنازعہ کشمیر کے منصفانہ تصفیے کے لئے ریاست میں اقوام متحدہ کی زیر نگرانی آزاد غیر جانبدار رائے شماری ضروری ہے۔

آپ نے مزید کہا کہ اقوام متحدہ کے فیصلے خواہ کتنے ہی ناگوار کیوں نہ ہوں۔ ان پر عمل ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اقوام متحدہ ہی ایک ایسا واحد ادارہ ہے جو بین الاقوامی قانون اور اخلاق کا محافظ ہے۔ اور عالمی امن اور انصاف کے بقا کے لئے اس کے فیصلوں کا احترام ضروری ہے۔

— لاہور ۱۹ مارچ۔ کل لاہور اور مغربی پاکستان کے شمالی علاقوں میں موسلا دھار بارش ہوئی اور کہیں کہیں اولے پڑے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۵۷ء

منظوم کلام

قسط دوم

(سلسلہ کے لئے دیکھیں روزنامہ الفضل مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۵۷ء)

حقیقت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جس شاعری کو حلال فرمایا ہے۔ وہ عرف عام میں جو شاعری کہلاتی ہے۔ وہ شاعری نہیں ہے اس کو ہم جیسا کہ ہم نے عنوان سے اشارہ کیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ منظوم کلام کہہ سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
جس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

ایشیا کے گمنام مضمون نویس آگے رقمطراز ہیں:۔

" ہم نے ان کی عربی شاعری کے ثبوت میں ایک مشہور ادیب عربی کے سامنے جب ان کے الہامی قصیدے کا وہ شعر پڑھا۔ جس میں کوزہ (فارسی) کی جمع کیزان بنا کر انہوں نے دادِ الہام دی ہے۔ تو ان غریب کو قے آنے لگی۔ اور ہم نے رحم کھا کر بقیہ اشعار کا دفتر لپیٹ دیا۔ یہ تو عربی زبان کا حال تھا۔ جس کے متعلق وہ دنیا بھر کو چیلنج دیا کرتے تھے کہ ؎

علمِ قرآں، علمِ آں طیب زباں
علمِ غیب از وحیِ خلاقِ جہاں
ایں سہ علمم چوں نشاں ہا دادہ اند"

علم قرآن۔ علم زبان عربی اور علم غیب یہ تینوں علوم بطور نشان نبوت مجھ پر القاء کئے گئے ہیں۔ اردو زبان میں آپ کا ایسا کوئی دعویٰ نہ تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس زبان کے بعض محاورات کی سند اپنی دہلوی بیوی سے لیا کرتے تھے۔ اور پھر بھی غلط محاورے باندھ لیتے جیسے ع اک برہنہ سے یہ نہ ہوگا کہ تا باندھے ازار۔

ویسے اس زبان میں بھی کئی الہامی شعر ان کے دیوان میں درج ہیں۔ الہام کا سلسلہ تو کبھی منقطع نہ ہوتا تھا بلکہ رات دن جاری رہتا اور یہ الہامی اشعار ان کی تھرڈ کلاس شاعری کو سیکنڈ کلاس بھی نہ کر سکے۔

ان کے کلام میں جو کسر رہ گئی تھی۔ وہ اب ان کے فرزند دلبند گرامی ارجمند (یہ بھی الہامی الفاظ ہیں) نے پوری کردی ہے۔ اور "پسر تمام کند" کا حق ادا کر دیا گیا ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ اردو شاعری کے میدان میں بیٹا باپ سے بڑھ گیا ہے"۔

انسان جب تعصب سے اندھا ہو جاتا ہے۔ تو اس کی عقل ماری جاتی ہے۔ اور بغیر سوچے سمجھے جو کچھ منہ میں یا زیر قلم آتا ہے۔ کہہ دیتا ہے۔ قصیدہ کے جس شعر پر مضمون نویس نے اپنے دوست کی حالت غیر ہو جانے کا ذکر فرمایا ہے۔ حسب ذیل ہے۔

یا بحر فضل المنعم المنّان   تہوی الیک الزمر بالکیزان

ترجمہ:۔ اے انعام دینے والے اور احسان فرمانے والے خدا کے فضل کے سمندر لوگ فوج در فوج کوزے لئے تیری طرف تیزی سے آ رہے ہیں۔

یہ اس قصیدہ کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت میں ہے۔ دوسرا شعر ہے۔ اس کا پہلا شعر یہ ہے۔

یا عین فیض اللّٰہ والعرفان   یسعی الیک الخلق کالظمآن

ترجمہ اے اللہ تعالیٰ کے فیض اور عرفان کے چشمے۔ لوگ سخت پیاسوں کی طرح تیری طرف دوڑتے ہیں۔

مندرجہ بالا دوسرے شعر میں لفظ کیزان پر مضمون نویس کے دوست کو اس لئے قے آنے لگی تھی۔ کہ ان کے زعم میں کوزہ (فارسی) کی جمع کیزان بنا کر استعمال کی گئی ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ مضمون نویس کے یہ دوست ان کے قول کے مطابق "مشہور ادیب عربی" ہیں۔ ایسے لاثانی مشہور ادیب عربی کا اگر نام ظاہر ہو جاتا۔ تو ممکن ہے خود عرب لوگ ان سے زبان عربی سیکھنے کے لئے "کیزان" لے کر ان کے علم کے سمندر سے بھرنے کے لئے دوڑتے ہوئے آتے۔

آپ کے بحر ادب عربی ہونے کا ثبوت یہ ہے۔ کہ آپ نے کبھی منجد جیسی لغت عربی کا کبھی اٹھا کر مطالعہ نہیں فرمایا۔ ورنہ ان کو لفظ "کوز" کے تحت یہ علم ضرور حاصل ہو جاتا۔ کہ

(الکوز) اناء کالابریق لکنہ اصغر منہ۔ اکواز۔ کیزان۔ کوزۃ۔ کاز۔ یکوز۔ کوزاً۔   (المنجد ص۷۰۸ مطبوعہ بیروت)

شاید آپ ادب عربی کے کسی ایسے رفیع مقام پر ہوں۔ کہ المنجد جیسی لغت پر آپ کی آنکھ بھی نہ پڑتی ہو۔ اس لئے ذیل میں ہم ایک اور حوالہ بھی پیش کر دیتے ہیں۔ وہو ہذا۔

(فی حدیث الحسن) کان ملکٌ من ملوک ہذہ القریۃ یری الغلام من غلمانہ یاتی الحبّ فیکتاز منہ ثم یجرجر قائماً فیقول یا لیتنی مثلک یا لہا نعمۃ تؤکل لذۃ وتخرج سرحاً یکتاز ای یغترف بالکوز وکان بہذا الملک اُسرٌ وہو احتباس بولہ فتمنّیٰ حال غلامہ۔

(النہایۃ لابن الاثیر جلد۴ صفحہ ۴ مطبوعہ مصر)

ترجمہ: اس بستی کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ ایسا تھا۔ جو اپنے غلاموں میں سے ایک غلام کو دیکھتا۔ کہ وہ دانے لے آیا ہے۔ تو وہ اس میں سے پیالہ بھر کر نکال لیتا۔ پھر وہ چیختا ہوا کھڑا ہو جاتا۔ اور وہ کہتا۔ اے کاش میری حالت تجھ جیسی ہوتی۔ اور کاش مجھے ایسی نعمتیں ملیں۔ جو کھانے میں لذیذ ہوں۔ اور نکلنے میں بھی سہل ہوں۔

یکتاز کے معنے ہیں "پیالہ بھر کر لے لینا" اور بادشاہ کو احتباس بول کی تکلیف تھی۔ اسی وجہ سے اس نے یہ آرزو کی۔ کہ میری حالت بھی اس غلام کی سی ہو جائے۔

ہم مضمون نویس کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ اپنے مشہور عربی ادیب کا علاج کرائیں۔ ہم اس کا سہل ترین علاج بھی پیش کر دیتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی شعر کسی اچھے خوش نویس سے لکھوا کر ان کے کمرے میں آویزاں کر دیا جائے۔

اب جس مضمون نویس کے نزدیک ایسا انسان مشہور ادیب عربی ہو سکتا ہے۔ اس کے اپنے مبلغ علم کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔ مضمون نویس نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظم میں سے جن اشعار پر اپنی "ادب برائے بے ادبی" کی تلوار چلائی ہے۔ وہ ہم ذیل میں درج کر دیتے ہیں۔

(۱) اے خدا دل کو مرے مزرعِ تقوےٰ کر دیں
ہوں اگر بد بھی تو تو بھی مجھے اچھا کر دیں

(۲) میری آنکھیں نہ ہٹیں آپ کے چہرہ سے کبھی
دل کو وارفتہ کریں محو تماشا کر دیں

(۳) ساری دنیا کے پیاسوں کو کروں میں سیراب
چشمہ شور بھی ہوں گر مجھے میٹھا کر دیں

(۴) میں بھی اس سیدِ بطحا کا غلام در ہوں
دم سے روشن مرے پھر وادیٔ بطحا کر دیں

(۵) ٹیڑھے رستہ پہ چلے جاتے ہیں تیرے بندے
پھیر لائیں انہیں اور راہ کو سیدھا کر دیں

(۶) منتظر بیٹھے ہیں دروازہ پہ عاشق لے وب
تھوک دیں غصہ کو دروازہ کو پھر وا کر دیں

ایک معمولی دیندار انسان کے لئے تو ان اشعار میں کوئی نقص نہیں۔ لیکن بزعم خود "فی کل وادٍ یہیمون" قسم کے ادیبوں کے لئے ان میں واقعی کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی۔ وہ تو اس وقت تک خوش نہیں ہو سکتے۔ جب تک لفظوں میں زمین و آسمان کے قلابے شاعرانہ ملا کر رکھ دے۔ اور جب تک علمیت کے کوہستان۔ صحرا اور سمندر فانوس خیال میں دوڑتے ہوئے نظر نہ آنے لگیں۔ لہذا ان اشعار پر صاحب مضمون نے جس قدر خامہ فرسائی کی ہے۔ وہ اس "مشہور ادیب عربی" کے نقطۂ نظر سے فرمائی ہے۔ جس کا ذکر اوپر آ چکا ہے۔ مثلاً پہلے مصرعہ میں جو لفظ "اچھا" نیک کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ وہ آپ کو بہت ناپسند آیا ہے۔ بھلا "شاعری" کو "اچھائی" اور "نیکی" سے کیا تعلق۔ اسی لئے غالب دہلوی نے جو یہ کہا ہے۔ کہ

ایسا بھی کوئی ہے کہ سب اچھا کہیں جسے

سخت برا کیا ہے۔ اور شاعری کو بٹہ لگا دیا ہے۔ غالب پر شاید اتنا غصہ بھی نہ آئے

(باقی صفحہ ۴ پر)

خطبہ جمعہ

۱۳

269

قرآنی دعائیں اپنے اندر بڑی بھاری برکات رکھتی ہیں ان سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کرتے رہو

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا ..... کی قرآنی دعا میں اللہ تعالیٰ نے دائمی ہدایت کے حصول کا گر بیان فرمایا ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی مدد سے ہی تمہارا ایمان قائم رہ سکتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ اپنے ایمان کی حفاظت اور ترقی کیلئے دعائیں کرتے رہو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵ مارچ ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

(یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔

اس کے بعد فرمایا

قرآن کریم کی تمام دعائیں

اپنے اندر بڑی بھاری حکمتیں رکھتی ہیں افسوس ہے کہ مسلمان اپنی عادت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر کہ انسان اپنی ضرورتوں کو اپنی زبان میں اور اپنے طور پر بھی خدا تعالیٰ سے مانگ سکتا ہے قرآن کریم کی دعاؤں سے غافل ہوگئے۔ حالانکہ قرآن کریم کی دعائیں خواہ ہماری وقتی ضرورتوں کو بعض اوقات پورا نہیں کرسکتیں (گو یہ بھی پوری طرح صحیح نہیں کہا جاسکتا) لیکن ان کی برکت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ مثلاً ایک شخص ملازم ہے وہ دعا کر رہا ہے۔ کہ یا اللہ میری ترقی ہوجائے۔ یا اللہ میری ترقی کی راہ میں جو دشمن روک بنے ہوئے ہیں۔ ان کو ناکام کردے۔ یا اللہ میرے بیٹا نہیں ہوتا۔ تو مجھے بیٹا عطا فرما۔ میری شادی نہیں ہوتی۔ تو میرے لئے شادی کی کوئی صورت پیدا کردے۔ میری تجارت گھاٹے میں ہے تو اس میں ترقی دے دے۔ تو ایسی وقتی ضرورتیں پیش آتی رہتی ہیں۔ لیکن جو دائمی ضرورتیں ہیں۔ جن کا کسی خاص انسان سے تعلق نہیں۔ بلکہ اس کی آئندہ نسلوں سے بھی تعلق ہے وہ قرآن کریم سے ہی معلوم ہوتی ہیں۔

قرآن کریم کی جو دعا میں نے اس وقت پڑھی ہے۔ اس میں بھی انسان کی

دائمی ضرورتوں کا ذکر

کیا گیا ہے۔ عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہمیں اگر ہدایت مل گئی۔ تو آئندہ ہمارے گمراہ ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ اور نہ ہماری اولاد کے گمراہ ہونے کی کوئی صورت ہے۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں۔ انسانی دماغ اس قسم کا ہے کہ وہ مختلف حالات میں ڈانوا ڈول رہتا ہے۔ کبھی وہ اخلاص میں ترقی کرجاتا ہے۔ اور کبھی وہ اتنا گر جاتا ہے کہ حیرت آتی ہے۔ کہ کسی زمانہ میں یہ شخص ایسے دعوے کرتا تھا۔ اور اب یہ اتنا کمزور ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کاتب وحی کی مثال

ایک نمایاں مثال

ہے۔ یہ شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اتنا مقرب ہوگیا تھا کہ آپ اس سے اپنی وحی لکھوایا کرتے تھے۔ لیکن ایک موقعہ پر قرآن کریم کی عبارت کے ساتھ جو اس کو القا ہوا۔ اور اس کی زبان سے کچھ فقرے نکل گئے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی لکھ لو۔ یہی وحی ہے۔ تو وہ مرتد ہوگیا۔ اور اس نے سمجھ لیا کہ آپ نے میرے لکھانے سے ہی وحی گھڑ دی ہے۔ ضرور یہ انسانی کلام ہے۔ اس نے یہ نہ سمجھا کہ زبان پر جو فقرہ جاری ہوا تھا وہ قرآن کریم کی وجہ سے ہوا تھا۔ قرآنی عبارت ایسی ہے کہ وہ اگلے فقرے آپ ہی آپ انسان کے منہ سے نکلوا دیتی ہے۔ شاعروں کو دیکھ لو کہ داد دینے والے بعض دفعہ ایسی اچھی داد دیتے ہیں کہ شاعر نے ابھی آدھا مصرعہ پڑھا ہوتا ہے کہ وہ اگلا آدھا مصرعہ خود پڑھ دیتے ہیں۔ اب اگر شعر کی وجہ سے کوئی انسان مصرعہ کا اگلا حصہ پڑھ سکتا ہے۔ تو قرآن کریم جو

خدا تعالیٰ کا کلام ہے

اس کی وجہ سے کیوں کوئی انسان اگلا فقرہ نہیں پڑھ سکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی نے بھی قرآنی عبارت سے متاثر ہوکر اگلا فقرہ پڑھ دیا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی وحی ہے اسے لکھ لو۔ اس پر اس نے خیال کرلیا کہ قرآن کریم انسانی کلام ہے الٰہی کلام نہیں اور وہ مرتد ہوگیا۔

اب دیکھو یہ شخص ایک زمانہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اتنا مقرب تھا۔ کہ آپ اس سے وحی لکھوایا کرتے تھے۔ لیکن بعد میں وہ اسلام سے مرتد ہوگیا۔ اور قرآن کریم کا منکر ہوگیا۔ جب

اتنے پایہ کا آدمی

مرتد ہوسکتا ہے۔ تو دوسرے انسان کا کیا اعتبار ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو صحابہ تھے ان پر آپ کتنا اعتماد کرتے تھے قرآن کریم نے بھی ان کو رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کہا ہے۔ مگر ان کی اولاد اور ان کے شاگرد آجکل دنیا میں موجود ہیں۔ ان کے ہاتھ میں اسلام کا کتنا حصہ باقی رہ گیا ہے۔ آہستہ آہستہ وہ اسلام کا

سب کچھ کھو بیٹھے ہیں

اگر ان کی اولاد اخلاص کے ساتھ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ پڑھتی رہتی۔ اور اس بات پر مغرور نہ ہوتی کہ ہم کسی صحابی کسی بزرگ کی اولاد ہیں اور ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ تو شائد ان کی دعاؤں کی وجہ سے خدا تعالیٰ ان کو ہدایت دے دیتا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی ہدایت آج تک موجود رہتی اور اب بھی ہم اس سے فائدہ اٹھاتے۔ مگر اس ۱۳۰۰ سال کے عرصہ میں کئی نسلیں ایسی آئیں۔ جو مغرور ہوگئیں۔ جنہوں نے یہ سمجھنا شروع کردیا۔ کہ ہم ایسے پایہ کے لوگ ہیں کہ ہمارے پاس گمراہی نہیں آسکتی وہ نہیں جانتے تھے۔ کہ

شیطان ہر وقت تاڑ میں رہتا ہے

اور کبھی دائیں سے کبھی بائیں سے کبھی آگے سے اور کبھی پیچھے سے انسان کو گمراہ کر دیتا ہے۔ اسی غفلت کی وجہ سے لوگ رہ گئے اور ان کی اولادیں بھی ماری گئیں۔ اگر وہ ہوشیار رہتے اور شیطان کی چالاکیوں سے باخبر رہتے

تو اپنے لئے خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہتے۔ اور یہ مانتے کہ ہدایت دینا یا ہدایت پر قائم رکھنا

صرف خدا تعالیٰ کا کام ہے

ہدایت پانا انسان کا کام نہیں۔ ہدایت پر رہنا بھی انسان کا کام نہیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہی ایسا کرے۔ تو ہو سکتا ہے۔ اس لئے اگر اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ تو ہم ہدایت پر قائم رہیں گے۔ اور اگر خدا تعالیٰ ہماری مدد نہیں کرے گا۔ تو ہم ہدایت پر قائم نہیں رہیں گے۔ اگر وہ اس طرح دعائیں کرتے رہتے۔ تو دنیا میں اسلام کی وہ خراب حالت نہ ہوتی۔ جو آج نظر آتی ہے۔ اسی طرح ہماری جماعت میں

بعض مخلص دوست

جب دیکھتے ہیں کہ ہم اپنی آمدنی کا دسواں حصہ چندہ میں دے دیتے ہیں۔ اور اس کا نام وصیت رکھتے ہیں۔ یا دسواں حصہ جائیداد کا چندہ میں دے دیتے ہیں۔ یا بعض لڑکے جوش میں آ کر اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔ یا بعض والدین اپنے بچوں کو وقف کر دیتے ہیں۔ تو وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اب ہم اس راستہ سے منحرف نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ کل ہی ایک باپ کا خط آیا ہے۔ کہ میرے ہاں بیٹا ہوا ہے اور میں نے اسے پہلے ہفتہ میں ہی وقف کر دیا ہے۔ مگر ہمارے سامنے مثالیں موجود ہیں کہ بعض واقفین وقف سے بھاگ گئے۔ اور بعض مرتد ہو گئے۔ اور بعض واقفین اب بھی چٹھیاں لکھتے رہتے ہیں۔ کہ انہیں وقف سے فارغ کر دیا جائے۔ غرض نہ والدین کا کیا ہوا وقف کام آتا ہے۔ اور نہ ان کا کیا ہوا وقف کام آتا ہے۔ اگر وہ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب والی دعا کرتے رہتے۔ تو شاید

وہ وقف پر قائم رہتے

اور ماں باپ کا ارادہ پورا ہو جاتا۔ مگر انہوں نے یہ سمجھا۔ کہ ہم بڑے قابل آدمی ہیں۔ ہم اپنی وقف کی روح کو ہمیشہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ ہم اپنے ماں باپ کے وعدہ کو ہمیشہ یاد رکھ سکتے ہیں۔ لیکن ان کا یہ دعویٰ غلط تھا۔ شیطان نے ان کے دماغ پر ایسی غفلت طاری کی۔ کہ ایک وقت آیا۔ کہ وہ اپنے وقف کو بھول گئے۔ اور اپنے والدین کے وقف کو بھی بھول گئے۔ اور نشوز اور نافرمانی کا طریق اختیار کر لیا۔ پس

ہمیشہ یہ دعا کرتے رہو

کہ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ اے خدا ہدایت تو ہمیں نصیب ہو گئی ہے۔ لیکن ہم خالی ہدایت نہیں چاہتے۔ بلکہ ہم دائمی ہدایت چاہتے ہیں۔ ہم اپنے دل پر ایمان کا عارضی غلبہ نہیں چاہتے۔ بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا دل کبھی بھی ایمان سے نہ پھرے۔ تاکہ ہم اور ہماری اولادیں تجھ سے چمٹی رہیں۔ اور تو ہم سے چمٹا رہے۔ اور تجھ کو دیکھ کر شیطان بھاگے۔ اور ہمارے قریب نہ آئے۔ پس

دائمی ہدایت کے حصول کا اصل ذریعہ

یہی ہے جو ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب میں بیان فرمایا گیا ہے۔ تم اس نکتہ کو یاد رکھو۔ اور ہمیشہ اس طریق پر دعا کیا کرو۔ پھر اگر تمہارے اندر کمزوریاں بھی ہوں گی۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو دور فرما دے گا۔ بے شک ایک

کہنے والا کہہ سکتا ہے

کہ جب میں نے اپنی زندگی وقف کی تھی۔ یا جب نیا نیا احمدی ہوا تھا۔ تو اس وقت میں نے بڑے اخلاص کے ساتھ قدم اٹھایا تھا۔ پھر وہ اخلاص ضائع کیوں ہو گیا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ بے شک اس وقت تم نے اخلاص سے کام لیا۔ مگر اس کے بعد جو تم پر حالت آئی۔ خدا تعالیٰ اس کو بھی تو دیکھتا تھا۔ جب بعد میں تم بگڑ گئے۔ تو خدا تعالیٰ نے بھی تمہیں چھوڑ دیا۔ لیکن اگر تم دعا کرتے رہو گے۔ تو اللہ تعالیٰ تمہاری اس موجودہ حالت کو دیکھ کر دوبارہ فضل نازل کر دے گا۔ اور جب اس کے بعد تم اس دعا کی تکرار کرتے رہو گے۔ تو

فضل کی تکرار

بھی ہوتی رہے گی۔ جس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ ہر دفعہ کا فضل تمہیں ایمان پر اور زیادہ مستحکم کر دے گا۔ اور اگر پھر کچھ کمزوریٔ نفس کی حالت پیدا ہو گی۔ تو پھر دعاؤں کی وجہ سے اس کا فضل نازل ہو گا۔ اور انسان اور زیادہ ایمان پر مستحکم ہو جائے گا۔ اور اس طرح قیامت تک ہدایت کا سلسلہ جاری رہیگا۔

پس تم خدا تعالیٰ سے دعاؤں میں خصوصاً قرآنی دعائیں مانگنے میں کبھی سستی نہ کرو۔ کیونکہ ان کے اندر بڑی بھاری برکات ہیں۔ اور ان میں ایسے ایسے مضامین بیان کئے گئے ہیں۔ جو بعض دفعہ انسان کے ذہن میں بھی نہیں آ سکتے۔ مثلاً ایک مومن جب خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے۔ تو اسے خدا تعالیٰ پر اتنا یقین ہوتا ہے۔ کہ وہ یہ نہیں کہتا۔ کہ اے خدا تو مجھے مرتد نہ کیجیو۔ بلکہ وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں مرتد ہو ہی نہیں سکتا۔ میں بڑا پکا مومن ہوں۔ لیکن قرآن کریم کہتا ہے۔ وتوفنا مع الابرار۔ تو ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دیجیو۔ یعنی انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ یہ کہے۔ کہ اے اللہ میں مسلمان تو ہو گیا ہوں۔ مگر تو میرا انجام بھی بخیر کیجیو۔ میں مروں بھی تو نیکوں میں مروں۔ یہ نہ ہو کہ مجھ پر ایسی حالت طاری ہو۔ کہ میں مرتے وقت گمراہ ہو جاؤں۔ بلکہ میرے مرنے کی جو ساعت ہے۔ اس وقت بھی تیرا فضل ایسا نازل ہو۔ کہ تیرے فرشتے مجھ پر نازل ہوں۔ اور میرا دل ایمان سے پُر ہو۔ اب دیکھو۔ کیا کوئی مومن ایسی دعا خود اپنے ذہن سے تجویز کر سکتا ہے۔ یہ دعا خدا تعالیٰ ہی سکھا سکتا ہے۔ جو دلوں کو جانتا ہے۔ ورنہ انسان تو یہ کہتا۔ کہ میں یہ کیسے کہوں۔ کہ یا اللہ مجھے بے ایمان کر کے نہ ماریو۔ میں بے ایمان ہو ہی کیسے سکتا ہوں۔ میں تو اتنا پختہ ایمان والا ہوں۔ کہ میں سچائی کو بالکل نہیں چھوڑ سکتا۔ اگر مجھے آروں سے بھی چیر دیا جائے۔ تب بھی میں سچائی کو نہیں چھوڑ سکتا۔ وہ سمجھتا تو یہی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہوتی ہے۔ کہ آروں سے چیرا جانا تو الگ رہا۔ بعض اوقات وہ سوئی کی چبھن بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اور ایمان کو چھوڑ جاتا ہے۔ اور بے ایمانی پر قدم مار دیتا ہے۔ لیکن اگر وہ دعا کرتا رہے۔ تو اس کا حرج بھی کوئی نہیں۔ اگر اس کا ایمان واقعہ میں اتنا پکا ہے۔ کہ وہ کبھی نہیں بدل سکتا۔ تب بھی اگر خدا تعالیٰ کی مدد آئے گی۔ تو اس کا ایمان اور زیادہ پکا ہو گا۔ کمزور تو نہیں ہو گا۔ پس انسان کو یہ گمان نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ میرا ایمان بڑا مضبوط ہے۔ میں ٹھوکر نہیں کھا سکتا۔ خدا تعالیٰ کی مدد آئیگی۔ تو اس کا ایمان اور زیادہ مضبوط ہو جائے گا۔ اور اگر اس کا ایمان اور زیادہ مضبوط ہو جائے۔ تو اس میں اس کا کیا نقصان ہے۔ اس میں تو اس کا فائدہ ہی فائدہ ہے۔

پس دعائیں کرو۔ اور

اپنے نفس پر غرور مت کرو

اللہ تعالیٰ پر توکل کرو۔ اور سمجھ لو۔ کہ تمہیں جو کچھ برکت حاصل ہے۔ خدا تعالیٰ کی مدد سے ہی حاصل ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ مدد کرے۔ تو یہ برکت قیامت تک جا سکتی ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ مدد نہ کرے۔ تو ہمارے ایمان کی موجودہ حالت میں بھی وہ برکت ضائع ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ایمان کی حالت خدا تعالیٰ کے فضل سے قائم رہتی ہے۔ ہماری کوشش سے قائم نہیں رہتی۔

عہدیداران وممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے ذیل میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے عہدیداران اور ممبران کی فہرست دی جاتی ہے:

عہدیداران:-

۱- مکرم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم-اے سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر حفاظت
۲- مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم-اے (آکسن)
۳- مرزا عزیز احمد ناظر اعلیٰ۔
۴- مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی ناظر دیوان وغیرہ۔
۵- مکرم مولوی محمد الدین صاحب بی اے ناظر تعلیم۔
۶- مکرم چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اصلاح وارشاد۔
۷- مکرم حضرت صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔
۸- مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال
۹- مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ
۱۰- مکرم صاحبزادہ میجر مرزا داؤد احمد صاحب ناظر امور عامہ

ممبران:- (۱۱) مکرم ناظر صاحب خدمت صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ
۱۲- مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور
۱۳- مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا۔
۱۴- مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس ایچ اے ربوہ
۱۵- مکرم ملک سیف الرحمن صاحب ایچ اے ربوہ
۱۶- مکرم چودھری اسد اللہ خاں صاحب بار ایٹ لاء لاہور
۱۷- مکرم حافظ عبد السلام صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ
۱۸- مکرم چودھری محمد عبد اللہ خاں صاحب بی اے کراچی۔
۱۹- مکرم مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ربوہ

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

کیونکہ وہ زبان اور محاورہ کی پرواہ کم ہی کرتا تھا۔ یہ ذوق کو کیا ہو گیا جسکو اردو ٹکسالی سمجھی جاتی ہے۔ اسنے بھی لکھا ہے کہ

تو گر اچھا ہے برا ہو نہیں سکتا اے ذوق
ہے برا آپ ہی جو تجھ کو برا جانتا ہے

(باقی صفحہ ۸ پر)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی سالانہ روئیداد

امتحانات کے نتائج۔ تعلیمی۔ ادبی اور سماجی سرگرمیاں۔ کالج کی بعض دیگر خصوصیات

(از مکرم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

مورخہ ۱۰ر مارچ کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جلسۂ تقسیم انعامات کے موقع پر کالج کے پرنسپل مکرم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) نے کالج کی جو سالانہ روئیداد پڑھ کر سنائی اس کی دوسری قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔

د۔ بزم اردو

اس مجلس کے نگران پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے ہیں۔ طلباء میں ادب اردو سے وابستگی پیدا کرنا اور اہل علم حضرات سے اردو ادب سے متعلقہ موضوعات پر تقاریر کروانا اس مجلس کے مقاصد میں سے ہے۔ دوران سال میں بزم اردو کے زیر اہتمام مولانا صلاح الدین احمد ایڈیٹر ادبی دنیا نے "ہماری زبان و ادب کے چند مسائل" کے موضوع پر مکرم ڈاکٹر وزیر آغا صاحب نے "اردو ادب میں طنز و مزاح" کے موضوع پر اور مکرم ڈاکٹر عبادت بریلوی نے "اردو غزل میں جدید رجحانات" کے موضوع پر مقالے پڑھے۔ طلبہ میں سے سید ارشاد علی نے "اردو تنقید پر ایک نظر" اور ناصر احمد پرویز نے "اردو ادب میں طنز نگاری" کے موضوعات پر مقالے پڑھے۔

ہ۔ مجلس عربی

اس مجلس کے نگران پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے ہیں۔ طلبہ سے عربی ادب اور اسلامی سیاست و تمدن کے متعلق مختلف موضوعات پر مقالے لکھوانا۔ نیز عربی زبان و ادب کے ماہرین کی علمی تقاریر کا اہتمام اس مجلس کے مقاصد میں سے ہے۔ چنانچہ اس مجلس کے زیر اہتمام مکرم مولانا محمد شریف صاحب فاضل سابق مبلغ اسلام فلسطین نے "اسرائیل کا ماضی اور مستقبل" پر نہایت دلچسپ تقریر کی۔ مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور نے "عربی زبان کے اُمّ الالسنہ ہونے کے متعلق دلچسپ تقریر فرمائی۔ طلبہ میں سے قریشی ضیاء الحق، آفتاب احمد۔ نذیر احمد اور شاہ محمد نعیمی نے ترتیب وار "عربوں کی بدوی زندگی" "دور عباسیہ میں علوم کی ترقی" "سقوط بغداد" اور "احادیث اور ان کی اہمیت" کے عنوانات پر مقالے پڑھے۔

و۔ مجلس نفسیات و فلسفہ

نگران۔ چوہدری محمد علی
پریذیڈنٹ۔ محمد رشید اکبر
سیکرٹری۔ مرزا حنیف احمد
جوائنٹ سیکرٹری۔ بشارت احمد چیمہ

پانچ اجلاس ہوئے جن میں مندرجہ ذیل احباب نے مقالہ جات پڑھے:۔

خلیفہ صلاح الدین۔ A Significant point in the History of Philosophy.

مرزا حنیف احمد۔ Freedom of will

قاضی محمد اسمٰعیل۔ مردوں عورتوں کے باہمی تفوق پر چند نفسیاتی تجربات

محمد رشید اکبر۔ آزادی فکر بطور اخلاقیات کے بنیادی تصور کے

علاوہ ازیں سوسائٹی نے بورسٹل جیل اور لاہور کے دماغی ہسپتال کا معائنہ کیا۔ طلباء کو Vocational guidance یعنی اپنی زندگی کے لائحہ عمل کے انتخاب کے لئے مشورہ جات دئے جاتے رہے۔

مکرم چوہدری محمد علی صاحب متعدد ذہنی مریضوں کے علاج کے سلسلے میں مدد اور مشورہ دیتے رہے۔ رشید اکبر صاحب نے چند ذہنی مریضوں کا لمبے عرصے تک علاج کیا۔ کالج کے طلبہ کا رنگ اندھا پن ٹسٹ لیا گیا۔ اس ٹسٹ کے نتائج کی روشنی میں ان کو اپنے آئندہ کیریئر کی تشکیل میں مدد دی گئی۔

ز۔ مجلس اقتصادیات

کے نگران پروفیسر ظفر احمد وینس ایم۔ اے ہیں۔ حال ہی میں اس مجلس کے زیر اہتمام پروفیسر ایم۔ ایچ زیدی صاحب ایم۔ اے نے "Towards a higher standard of living" پر ایک پرمغز مقالہ پڑھا۔

ح۔ بزم فارسی:۔

اس مجلس کے نگران پروفیسر چوہدری عطاء اللہ ایم۔ اے ہیں۔ مجلس کے زیر اہتمام شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور نے "حضرت بسمل مرحوم کی فارسی شاعری" کے موضوع پر اور پروفیسر نذیر احمد آف گورنمنٹ کالج سرگودھا نے "عمر خیام اور اس کی رباعیات" کے موضوع پر دلچسپ تقادیر کیں۔

تعلیم الاسلام کالج ان تمام احباب کا ممنون ہے جنہوں نے ان علمی اور ادبی مجالس کو کامیاب بنایا اور اپنی مفید اور ٹھوس تقاریر و مقالہ جات سے طلبہ کے علم میں اضافہ کیا۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

۹۔ پریکٹوریل سسٹم

حدود کالج و ہوسٹل سے باہر طلبہ کی اخلاقی نگرانی کا کامیاب انتظام پروفیسر بشارت الرحمٰن ایم۔ اے کی زیر قیادت قائم ہے۔ جس کا طلباء کی پڑھائی پر بھی خوشگوار اثر نظر آ رہا ہے۔

۱۰۔ ٹیوٹوریل سسٹم

کالج کے تمام طلباء دس ٹیوٹوریل گروپس میں منقسم ہیں۔ جن کا ہفتہ وار اجلاس ہوتا ہے۔ جن میں علمی مقالوں کے علاوہ مختلف معلومات پر تبادلہ خیالات کیا جاتا ہے۔ ٹیوٹر اپنے گروپ کے طلبہ کی تعلیمی، اخلاقی اور جسمانی بہبود اور ترقی کا خیال رکھتا ہے۔

۱۱۔ صحت جسمانی اور کھیلیں

کالج کے میڈیکل آفیسر ڈاکٹر مرزا منور احمد ایم بی بی ایس ہیں۔ ان کی زیر نگرانی کالج میں ایک ڈسپنسری قائم ہے جس میں ایک سند یافتہ ڈسپنسر کام کرتے ہیں۔ دواؤں کے علاوہ ضرورت مند طلبہ کو فراخدلی سے "دوا غذا" بھی دی جاتی ہے۔ یعنی وٹامنز کیلسیم وغیرہ۔

ب۔ مجلس سیاحت:۔

اس کے صدر پروفیسر محمد علی ایم۔ اے ہیں۔ اس مجلس کے ایک وفد نے پروفیسر محمد علی ایم۔ اے کی زیر قیادت ریاست سوات، دیر چترال اور کافرستان کی سیاحت کی اور اس دور افتادہ علاقہ کے حالات اور بود و باش کا قریب سے مطالعہ کیا۔

ج۔ رائفل کلب اور فوجی تربیت:۔

محکمۂ تعلیم کی طرف سے ۱۲ر فروری ۵۷ء کو ہمیں ایک خط ملا کہ آپ کے ہاں فوجی تربیت ہو رہی ہے یا نہیں اور اس پر کتنا خرچ کیا جا رہا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ خط تمام کالجز کو بھجوایا گیا ہے۔ اس کا جواب تو یہ ہے جو ہر کالج کی طرف سے انہیں ملے گا۔ کہ ہمارے ہاں کوئی فوجی تربیت نہیں ہو رہی اس لئے کہ حکومت وقت کی طرف سے اس کا کوئی انتظام نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت وقت کو اس بات کا احساس ہے کہ جب ہمارا ایک ہمسایہ ملک اپنے مشتبہ ارادوں کے ساتھ کالجز میں فوجی تربیت پر زور دے رہا ہے۔ تو ہم نیک ارادہ رکھتے ہوئے اس طرف سے غافل کیوں ہیں۔ امید ہے کہ حکومت کا وہ حصہ جو اس ارادہ کو عملی شکل دینے پر مامور ہے اس کی طرف جلد تر توجہ دینے کی کوشش کرے گا۔ ہمیں بڑی شدت سے یہ احساس ہے کہ اس قسم کی تربیت کا فوری انتظام ہونا چاہیئے ہمارے نوجوان بیدار، دلاور اور ذمہ دار ہیں۔ تربیت پا جانے کے بعد قوم کی مضبوطی کا باعث بنیں گے۔ اسی طرح ہر کالج میں رائفل کلب بھی فوراً شروع کی جانی چاہیئے امید ہے ارباب حل و عقد اس کی طرف توجہ فرمائیں گے۔

د۔ کشتی رانی:۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ہمارے کالج نے خدا کے فضل و کرم سے یونیورسٹی کے کشتی رانی کے مقابلہ میں اول پوزیشن حاصل کر کے چیمپئن شپ حاصل کی۔ نیز ویسٹ پاکستان کشتی رانی کے مقابلوں میں ہمارے کھلاڑیوں نے مندرجہ ذیل پوزیشن حاصل کی:۔

۴۰۰ میٹر تھری اے سائڈ
اول ناصر ظفر۔ عبد القدوس و عبد الحفیظ
۴۰۰ میٹر ٹو اے سائڈ
〃 ناصر ظفر۔ عبد القدوس
۲۰۰ میٹر تھری اے سائڈ
دوم ناصر۔ قدوس۔ حفیظ
۲۰۰ میٹر ٹو اے سائڈ
〃 ناصر۔ قدوس
۱۰۰ میٹر تھری اے سائڈ
اول اشرف۔ نواز۔ سعید

مجموعی لحاظ سے ہمارا کالج دوسرے نمبر پر رہا اور چھ طلباء نے ویسٹ پاکستان کے کلر حاصل کئے۔

(باقی ضمیمہ)

تقرر عہدیداران جماعت احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران تا ۳۰ اپریل ۵۹ء منظور کئے جاتے ہیں۔
احباب جماعت مطلع رہیں (ناظر اعلیٰ)

نام ـــــ عہدہ ـــــ جماعت

۱۔ صوبیدار برکت علی صاحب پنشنر — پریذیڈنٹ۔ چک $\frac{۲۲۳}{9-R}$ فورٹ عباس بہاولنگر
۲۔ چوہدری اللہ دتہ صاحب — سیکرٹری مال — 〃 — 〃
۳۔ چوہدری فتح علی صاحب — سیکرٹری اصلاح وارشاد — 〃 — 〃

۱۔ چوہدری فتح محمد صاحب — پریذیڈنٹ وسیکرٹری مال۔ چک $\frac{۹۶}{12-L}$ ضلع منٹگمری
۲۔ چوہدری جان محمد صاحب — سیکرٹری اصلاح وارشاد — 〃 — 〃

۱۔ چوہدری رسول بخش صاحب — پریذیڈنٹ — چک $\frac{۹}{11-L}$ ضلع منٹگمری
۲۔ صوفی غلام رسول صاحب — سیکرٹری مال — 〃 — 〃

۱۔ حاجی اللہ بخش صاحب — سیکرٹری مال۔ جندر کے ننگوے ضلع سیالکوٹ
۲۔ چوہدری غلام حیدر صاحب — سیکرٹری اصلاح وارشاد — 〃 — 〃
۳۔ چوہدری محمد اسحٰق صاحب — امام الصلوٰۃ — 〃 — 〃
۴۔ چوہدری غلام احمد صاحب نمبردار — سیکرٹری امور عامہ — 〃 — 〃

۱۔ چوہدری عبدالرشید صاحب — پریذیڈنٹ — چونڈہ۔ ضلع سیالکوٹ

۱۔ میر محمد ابراہیم صاحب ظفر نمبردار — پریذیڈنٹ — گھونڈ ضلع لاہور
۲۔ چوہدری طالب علی صاحب — سیکرٹری مال — 〃 — 〃
۳۔ چوہدری ممتاز علی صاحب — سیکرٹری زراعت — 〃 — 〃
۴۔ مولوی غلام رسول صاحب — سیکرٹری اصلاح وارشاد — 〃 — 〃

۱۔ صوفی محمد اسمٰعیل صاحب — پریذیڈنٹ وسیکرٹری امور عامہ۔ چک $\frac{۲۷۷}{R-B}$ سنہالاں ضلع لائلپور
۲۔ چوہدری فضل محمد صاحب — سیکرٹری مال — 〃 — 〃
۳۔ میاں کریم بخش صاحب — امام الصلوٰۃ — 〃 — 〃

۱۔ چوہدری ناظر علی خاں صاحب — پریذیڈنٹ وسیکرٹری مال۔ چک نمبر ۹۶ کھیم سنگھ والا ضلع لائلپور
۲۔ چوہدری محمد مختار خاں صاحب — امین — 〃 — 〃

۱۔ چوہدری کریم داد صاحب نمبردار — پریذیڈنٹ۔ چک $\frac{۶۱}{R-B}$ بیدیانوالہ ضلع لائلپور
۲۔ میاں عبداللطیف صاحب زرگر — سیکرٹری جنرل۔ اصلاح وارشاد — 〃 — 〃
۳۔ میاں انور صاحب — سیکرٹری مال۔ تعلیم — 〃 — 〃

۱۔ چوہدری ولی محمد صاحب — پریذیڈنٹ وسیکرٹری مال۔ امین۔ چک $\frac{۶۱}{ج ب}$ دھروڑ۔ ضلع لائلپور

۱۔ ماسٹر خان محمد صاحب ٹیچر — پریذیڈنٹ وسیکرٹری مال۔ فاضل پور۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں

۱۔ مرزا عبدالحفیظ صاحب وکیل — جنرل سیکرٹری — نوشہرہ
۲۔ محمد نصیب صاحب عارف — سیکرٹری مال — 〃 — 〃
۳۔ نصیر احمد صاحب — محصل — 〃 — 〃

۱۔ چوہدری فضل الدین صاحب — پریذیڈنٹ — گوٹھ رحمت علی ضلع نواب شاہ
۲۔ چوہدری رشید احمد صاحب — سیکرٹری مال — 〃 — 〃
۳۔ چوہدری تاج الدین صاحب — سیکرٹری اصلاح وارشاد — 〃 — 〃
۴۔ چوہدری سراج الدین صاحب — سیکرٹری تعلیم — 〃 — 〃
۵۔ چوہدری محمد اسحٰق صاحب — سیکرٹری امور عامہ — 〃 — 〃

درخواست دعا

میرا لڑکا رشید احمد ۶ اپریل کو ایف۔ ایس سی میڈیکل کا امتحان دے رہا ہے عزیز نے میٹرک میں خدا کے فضل سے وظیفہ حاصل کیا تھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے اس سے بڑھ کر کامیابی عطا فرمائے۔ آمین
نیز میری لڑکی امۃ الحمید نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

ڈاکٹر احمد میڈیکل آفیسر سول ہاسپٹل فتح جنگ ضلع اٹک

ولادت

میرے بھائی عزیزم حمید اللہ صاحب ابن میاں سراج دین صاحب درویش (متولی) مسجد اقصےٰ قادیان دارالامان کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۳/۵ / ۷ کو ربوہ میں پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔

عطاء اللہ کلیم۔ ربوہ

نام ـــــ عہدہ ـــــ جماعت

۱۔ چوہدری بہاول بخش صاحب — پریذیڈنٹ — چک $\frac{۴۶}{ش}$ ضلع سرگودھا
۲۔ چوہدری عبدالحی صاحب — سیکرٹری مال — 〃 — 〃
۳۔ غلام احمد صاحب — خزانچی — 〃 — 〃
۴۔ بشیر احمد صاحب — سیکرٹری اصلاح وارشاد — 〃 — 〃
۵۔ محمد دین صاحب — سیکرٹری امور عامہ — 〃 — 〃

۱۔ محمد حسین شاہ صاحب — پریذیڈنٹ — چک $\frac{15}{M-B}$ ضلع سرگودھا
۲۔ ظہور الدین صاحب — سیکرٹری مال — 〃 — 〃

۱۔ حکیم محمد موسیٰ صاحب — پریذیڈنٹ وسیکرٹری امور عامہ — کمال۔ ڈیرہ ضلع نوابشاہ
۲۔ فیض محمد صاحب — سیکرٹری مال — 〃 — 〃
۳۔ محمد بچل صاحب — سیکرٹری تعلیم — 〃 — 〃
۴۔ بشیر احمد صاحب — سیکرٹری اصلاح وارشاد — 〃 — 〃

۱۔ ماسٹر نصر اللہ خاں صاحب — سیکرٹری مال — دارہ زیدکا ضلع سیالکوٹ
۲۔ میاں اللہ دتہ صاحب — محاسب۔ خزانچی — 〃 — 〃
۳۔ منشی لال الدین صاحب — سیکرٹری اصلاح وارشاد — 〃 — 〃
۴۔ چوہدری فیض احمد صاحب — سیکرٹری زراعت — 〃 — 〃

۱۔ میاں محمد اسمٰعیل صاحب — پریذیڈنٹ — کڑیانوالہ ضلع گجرات
۲۔ میاں فضل کریم صاحب — سیکرٹری مال و امین — 〃 — 〃
۳۔ میاں محمد امین صاحب — سیکرٹری امور عامہ — 〃 — 〃
۴۔ میاں محمد حنیف صاحب — محصل — 〃 — 〃

۱۔ چوہدری احمد خاں صاحب — پریذیڈنٹ — چک $\frac{۳۱}{2-L}$ ضلع شاہ پور
۲۔ چوہدری نیاز احمد صاحب — سیکرٹری مال — 〃 — 〃
۳۔ چوہدری عبدالعزیز صاحب — سیکرٹری اصلاح وارشاد — 〃 — 〃
۴۔ چوہدری منشی خاں صاحب — سیکرٹری زراعت — 〃 — 〃
۵۔ چوہدری محمد شفیع صاحب — سیکرٹری امور عامہ — 〃 — 〃

۱۔ شیخ محمد امین صاحب — پریذیڈنٹ وسیکرٹری تعلیم۔ امور عامہ — امین آباد۔ ضلع گوجرانوالہ
۲۔ چوہدری محمد نذیر خاں صاحب — سیکرٹری مال — 〃 — 〃
۳۔ ملک مبارک احمد صاحب — سیکرٹری اصلاح وارشاد — 〃 — 〃

۱۔ چوہدری عبدالوحید صاحب — اسسٹنٹ پریذیڈنٹ — رحیم یار خاں

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی سالانہ روئداد
(بقیہ صفحہ ۵)

۸۔ دوسری کھیلیں

ہماری کرکٹ۔ فٹ بال۔ ہاکی۔ باسکٹ بال۔ کبڈی اور اتھلیٹکس کی ٹیموں نے سیکنڈری بورڈ اور یونیورسٹی کے سالانہ مقابلوں میں حصہ لیا۔

کرکٹ کی ٹیم نے زونل ٹورنامنٹ میں دوئم انعام حاصل کیا۔ اسی طرح اتھلیٹکس کے ٹورنامنٹ میں ہمارے ایک طالبعلم عبدالباسط نے ۱۵۰۰ میٹر کی دوڑ میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی۔

سنہ ۱۹۴۴ء میں قادیان میں اس کالج کا اجراء ہوا۔ پائی پائی جوڑ کر اس غریب جماعت نے نہایت محنت اور بڑے پیار سے بہترین آلات سائنس جمع کئے۔ کتب کا ایک قیمتی ذخیرہ اکٹھا کیا۔ اور کالج کو اس مقام پر پہنچایا کہ ۱۹۴۶ء میں ایک سکھ کمیشن نے مشرقی پنجاب گورنمنٹ کو یہ رپورٹ دی کہ ڈگری کالج کی بجائے یہاں یونیورسٹی کا اجراء کیا جائے۔ یونیورسٹی کی ضروریات کے مطابق یہاں سامان موجود ہے۔ پھر تقسیم ہند ہوئی۔ پھر کس مپرسی کے دور کا آغاز ہوا۔ بعد دقت ایک فارم ہاؤس (Farm House) کالج چلانے کے لئے الاٹ ہوا۔ پھر سابق ڈی اے وی کالج کے کھنڈرات میں منتقل ہونا پڑا اسے ایک کثیر رقم خرچ کرکے اس قابل بنایا کہ وہاں ایک ڈگری کالج چلایا جا سکے

پھر وہاں سے اس بنجر قطعۂ زمین کی طرف منتقل ہوئے۔ ایک نئی عمارت کی بنیاد ڈالی امام جماعت (ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) کے سامنے جب کالج کا نقشہ دکھایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ "ہمارے پاس اتنی بڑی عمارت کے لئے رقم نہیں۔ جو رقم ہے اس کے مطابق عمارت کا کچھ حصہ بنایا جائے۔ اور کالج شروع کیا جائے" خدا تعالیٰ نے حضور کی منظور کردہ اس رقم میں برکت ڈالی احباب کے دلوں میں کالج کے لئے عطایا دینے کی تحریک پیدا کی۔ کچھ امداد حکومت وقت سے بھی ملی اور آج یہ عمارت ضروری سامان سے لیس اگر آرائشوں سے معرا پایۂ تکمیل تک پہنچ چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس عظیم فضل کو دیکھتے ہوئے ہمارے دل تشکر امتنان کے جذبات سے پُر ہیں اور ہم اس قادر و توانا خدا کے آستانے پر اس دعا کے ساتھ جھکتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہماری غربت کو نہ دیکھ ہماری غفلتوں اور کوتاہیوں کو نظر انداز کر دے! تو اس نیک مقصد کی طرف نگاہ کر جسے سامنے رکھ کر ہم کھڑے ہوئے ہیں۔ اور اس پاک نیت کو حساب میں لا جو ہماری ان ناچیز مساعی کی محرک ہے اور ہمیں قوم، ملک اور انسانیت کا بہترین خادم بنا اور ہماری کوششوں میں برکت ڈال کہ تیری مدد کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں۔ اللّٰھم آمین

خاکسار مرزا ناصر احمد
(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) مرزا محمود احمد صاحب آف نارووال کی والدہ صاحبہ کھانسی، زکام، نزلہ اور بخار میں مبتلا ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(۱) لفٹننٹ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب عارضہ فالج بیمار ہیں اور کافی تکلیف میں ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں صوبیدار کرم الٰہی چک ۹۶ گ۔ ب۔ لائلپور

(۲) میرے والد صاحب لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز میرا بھانجا محمود انور میوہسپتال میں سرجیکل سول ہونے کی وجہ سے داخل ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ محمودہ بنت ملک محمد فضل الٰہی صاحب۔ ربوہ

(۳) ماسٹر خدابخش صاحب آڑھتی کا ایک مقدمہ عدالت میں پیش ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(۴) امۃ الرشید صاحبہ بی اے۔ بی ٹی ربوہ کے چچا مکرم صالح محمد صاحب مولوی فاضل واقف زندگی گھانا (گولڈ کوسٹ) میں بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(۵) محمد ارشد صاحب انخل اور برادرم نعیم احمد صاحب دھنوان ورفیق احمد صاحب مختلف امتحان دینے والے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد اسلم شاد۔ ربوہ

(۶) محمد اسلم خان صاحب موضع جگو زاہد عرصہ چار ماہ سے گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے ملتان میں زیر علاج ہیں۔ آپ نو احمدی ہیں گذشتہ دنوں کافی آرام آگیا تھا۔ لیکن پاؤں پھسل جانے کی وجہ سے پھر تکلیف بڑھ گئی ہے۔ احباب کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۷) بندہ کو بعض مشکلات درپیش ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مشکلات سے نجات پانے کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ محمد منظور احمد ربوہ

(۸) میرا چھوٹا بھائی مختار احمد عمر ۱۲ سال عرصہ دو ماہ سے دل اور معدہ اور گردے کی بیماری کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ عرفان احمد دریا خاں ضلع نوابشاہ

(۹) ماسٹر محمد یوسف خاں صاحب پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ سیف الرحمٰن۔ ربوہ

(۱۰) بھائی نورالدین صاحب میوہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد طفیل عابد دفتر وصیت۔ ربوہ

(۱۱) مکرم راجہ غلام حسین صاحب اکسائز انسپکٹر کا میوہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ڈاکٹر غلام مصطفیٰ از ربوہ

(۱۲) کیپٹن محمد حسن صاحب چیمہ سابق انچارج شعبہ حفاظت بخیریت لندن پہنچ چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ جس مقصد کے لئے انہوں نے یہ سفر اختیار کیا ہے اللہ تعالیٰ اس میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

(۱۳) ملک محمد اسحٰق صاحب کارکن نظارت بیت المال بواسیر کے اپریشن کی وجہ سے ان دنوں بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(۱۴) مکرم میاں محمد یوسف صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن بوجہ عارضہ دل میو ہسپتال میں قریباً ایک ماہ سے زیر علاج ہیں جناب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالمجید خاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریٹائرڈ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

(۱۵) خاکسار بعض گھریلو پریشانیوں کی وجہ سے پریشان ہے۔ احباب میرے لئے دعا فرمائیں۔ حافظ معین الحق ثمر ہیڈ ماسٹر ۴۷ دارالرحمت احمدیہ

دعائے نعم البدل

(۱) عزیزہ نسیم اختر بعمر قریباً ایک سال بنت چوہدری عبدالمجید صاحب بی اے ایل ایل بی قصور جو کچھ عرصہ سے بیمار تھی صبح فوت ہو گئی انا للہ و انا الیہ راجعون چوہدری صاحب موصوف کی یہ ایک ہی لڑکی تھی۔ یہ بچی چوہدری نور محمد صاحب مرحوم جوڑہ کی پوتی اور چوہدری عبدالستار صاحب پیرپڑ کی دوہتی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ محمد صادق فاروقی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ قصور

دعائے مغفرت۔ حاجی محمد ابراہیم صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ دیرہ ریاست خیرپور ۵ جنوری کی رات کے گیارہ بجے اس دار فانی سے رحلت فرما گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین

غلام محمد سیکرٹری مال دیرہ

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵	۶½	۸	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¼							
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼							

نوٹ:۔ لاہور۔ سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ جنرل مینیجر

بقیہ لیڈر (صفحہ ۳ سے آگے)

اور اگر تو ہی بُرا ہے تو وہ سچ کہتا ہے ٭ کیوں بُرا کہنے سے تو اس کے بُرا مانتا ہے

اس پر شاید یہ کہہ دیا جائے، کہ ذوق بھی کوئی شاعر تھا۔ اگر ذوق کوئی شاعر نہیں تھا۔ تو پھر غالب کو ہی مان لیجئے۔ وہ تو آپ کے نزدیک بھی شاعر ہو سکتا ہے۔ لیکن اس میں ایک قباحت ہے۔ کہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ مرزا یاس یگانہ نے مرزا غالب دہلوی کو بھی فنِ شاعری کے لحاظ سے خاصہ رگیدا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲